1st Choice of Position Holders

یونیک نوٹس

اُردُو

10

بورڈ کے نئے پیٹرن کے عین مطابق

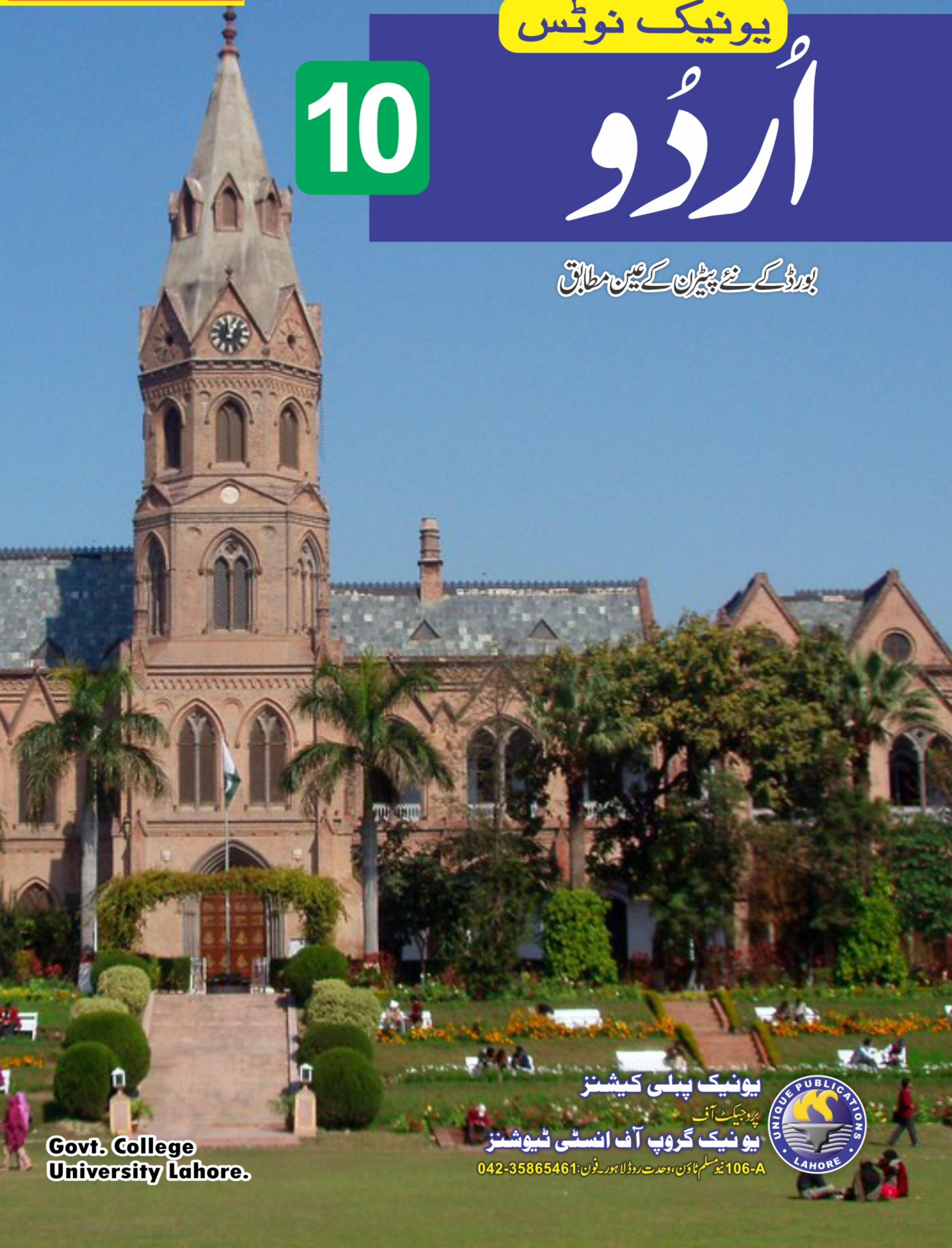

Govt. College University Lahore.

یونیک پبلی کیشنز

پروجیکٹ آف

یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوشنز

A-106 نیو مسلم ٹاؤن، وحدت روڈ لاہور۔ فون: 042-35865461

حُسنِ ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	حمد (حفیظؔ جالندھری)	01
2	نعت (احسان دانش)	11
3	پروفیسر مرزا محمد سعید (شاہد احمد دہلوی)	19
4	نظریہ پاکستان (ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان)	39
5	پرستان کی شہزادی (اشرف صبوحی)	55
6	اُردو ادب میں عید الفطر (ڈاکٹر وحید قریشی)	70
7	مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ (سجاد حیدر یلدرم)	78
8	ملمّع (ہاجرہ مسرور)	92
9	چغل خور (شفیع عقیل)	103
10	نام دیو مالی (مولوی عبدالحق)	112
11	علی بخش (قدرت اللہ شہاب)	125
12	استنبول (حکیم محمد سعید)	136
13	خطوطِ غالب (مرزا اسد اللہ خان غالبؔ)	145
14	خطوطِ رشید احمد صدیقی (رشید احمد صدیقی)	155
15	نظم: میدانِ کربلا میں گرمی کی شدت (میر انیسؔ)	166
16	نظم: فاطمہ بنت عبداللہ (علامہ اقبالؔ رحمۃ اللہ علیہ)	174
17	نظم: کسان (جوشؔ ملیح آبادی)	186
18	نظم: جیوے جیوے پاکستان (جمیل الدین عالیؔ)	195
19	نظم: اونٹ کی شادی (دلاور فگار)	203
20	نظم: مال گودام روڈ (مرزا محمود سرحدی)	209
21	غزل: حسرتؔ موہانی (سید فضل الحسن)	219
22	غزل: جگرؔ مراد آبادی (علی سکندر)	226
23	غزل: فراقؔ گورکھپوری (رگھو پتی سہائے)	234
24	غزل: اداؔ جعفری (عزیز جہاں)	243
25	فرہنگ	249
26	اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے (شگفتہ صغیر الحسنین ترمذی)	250
27	نظم: بہادر بچے (ناصر بشیر)	260

	قواعد و انشا	267
	صرف و نحو	268
	تلفظ	305
	مضامین	
1	آبِ زم زم	314
2	علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ	316

Unique Publications.com

3	قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ	319
4	حبِّ وطن	322
5	یومِ آزادی	324
6	اطاعتِ والدین/ماں باپ کے ساتھ سلوک	327
7	شجر کاری کی اہمیت وافادیت	330
8	ٹیکنیکل ایجوکیشن	333
9	انفارمیشن ٹیکنالوجی	334
10	ڈینگی بُخار	336
11	فوگ اور سموگ : اسباب،اثرات اور تدارک	338
12	تعلیمِ نسواں اور ملکی ترقی	340
13	عیدین	341
14	لائبریری	344
15	گداگری	346
16	سیر وسیاحت :تفریح بھی،تعلیم بھی	350
17	سیلاب	351
18	دیہاتی اور شہری زندگی کا موازنہ	352
19	میری پسندیدہ کتاب	358
20	زلزلے کی تباہ کاریاں	359
21	تمباکو نوشی کے نقصانات	360
22	سکول میں میرا پہلا دن	362
23	محنت کی برکات	363
24	اپنی مدد آپ	366
25	تن درستی ہزار نعمت ہے	369
26	عیادتِ مریض	372
27	چاندنی رات کا نظّارہ	376
28	ایک پاکستانی بازار	379
29	پابندئ وقت	380
30	میرے دوست	382
31	علم کے فائدے	385
32	برسات کا موسم	387
33	تعطیلاتِ موسم گرما	390
34	ضرورت ایجاد کی ماں ہے	391
35	محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم	392
36	دہشت گردی	395
	تفہیم عبارات	400
	بورڈ سالانہ پرچہ جات مع یونیک ماڈل پیپر	412

حمد (حفیظ جالندھری)

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سَازگار	مناسب/موزوں	کشاکش	کھینچا تانی/تکرار/جھڑپ/ کشمکش
اَدُھوری	نامکمل	صدائے ہاؤ ہو	رونق مراد ہے/مختلف آوازیں
ذوق	شوق/پسند کا معیار	بہارِ جاودانی	ہمیشہ رہنے والی بہار
وَابستہ	بندھا ہوا/متعلق/جڑا ہوا	باغبانی	باغ کی حفاظت
سوز و گداز	درد دینا اور پگھلانا / اثر آفرینی/درد مندی	کُن	ہو جا (اللہ کی قوت تخلیق کہ اللہ کہتا ہے ''ہو جا'' پس ویسا ہو جاتا ہے)
تخلِیق	پیدائش /طبع زاد فن پارہ/ نئی بننے والی چیز	رَزمیہ شاعری	جنگی شاعری/جنگ کے واقعات پر مبنی شاعری/ جنگ کے لیے جذبہ ابھارنے والے ترانے
قادِرُالکلام	کلام پر قدرت رکھنے والا	جلوہ آرا	سج دھج کے سامنے آنا/ظاہر ہونا
اَصنافِ سخن	شاعری کی اقسام	عالَم	دنیا
مَظاہِر	نشانات/آثار/ مظہر کی جمع	شَیدا	عاشق/محبت کرنے والا
دَسترخواں	رومال یا چادر جس پر کھانا چُنتے ہیں	بَشَر	انسان/آدمی
نَباتات	درخت/جڑی بوٹیاں/گھاس/پودے	جَمادات	بے جان مادی اشیا، پتھر، دھات

شعر 1 10701001

اسی نے ایک حرفِ کُن سے پیدا کر دیا عالم (بورڈ 2018ء)
کشاکش کی صدائے ہاؤ ہُو سے بھر دیا عالم

مفہوم: اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو لفظ 'کُن' سے پیدا کر کے دنیا کو مختلف آوازوں سے بھر دیا ہے۔

تشریح:

حفیظ جالندھری اُردو کے بلند پایہ نظم گو شاعر تھے۔ زبان کی سادگی، سوز و گداز اور موسیقیت ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ ان کا حمدیہ کلام عشقِ حقیقی سے لبریز ہے۔ زیرِ تشریح شعر میں وہ خدائے بزرگ و برتر کے حضور حمد سرا ہو کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات اور اس میں موجود ہر چیز کو لفظ کُن سے تخلیق کیا۔ اللہ نے فرمایا ہو جا۔ پس وہ ہو گیا۔ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''آسمان سے زمین تک وہی ہر کام کی تدبیر کرتا ہے'' (یونس:3)

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو پیدا کر کے مختلف آوازوں سے بھر دیا ہے اور ہر طرف رونق اور گہما گہمی ہے۔ مختلف نظریات باہم متصادم ہیں۔ مختلف نظریات و صدائیں تکرار کر رہی ہیں۔ اور یہ سب رنگا رنگی اللہ تعالیٰ نے تخلیق کی ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وہ ہر چیز پر محیط ہے'' (النساء:126)

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں رونق اور گہما گہمی کے لیے انواع واقسام کی اشیا پیدا کیں۔طرح طرح کے حیوانات، ان کی طرح طرح کی بولیاں، بے شمار اقسام کے پرندے ان کی مختلف اقسام کی چہچہاہٹ۔طرح طرح کے ذائقوں کے پھل اور دلکش گلہائے رنگارنگ اور ان کی مہک پھر درختوں کے پتوں سے ٹکرا کر پیدا ہوتی ہوا کی سرسراہٹ۔یہ سب رونق اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور انسانوں کی سہولت وضرورت کے لیے تخلیق ہوئی ہے۔

☆☆☆☆☆

شعر2 (بورڈ 2015,19,22ء) 10701002

نظامِ آسمانی ہے اسی کی حکمرانی سے
بہارِ جاودانی ہے اسی کی باغبانی سے

مفہوم: آسمان کا نظام اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہے اور اس دنیا میں ہمیشہ رہنے والی بہار کا نگہبان بھی وہی ہے۔

تشریح:

حفیظ جالندھری اُردو کے مشہور نظم گو شاعر تھے۔ زبان کی سادگی، سوز وگداز اور موسیقیت ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ان کا حمد یہ کلام عشق حقیقی سے لبریز ہے۔ زیرِ تشریح شعر میں وہ خدائے بزرگ وبرتر کے حضور حمد سرا ہو کر کہتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! یہ آسمان کا نظام، سورج اور چاند کا اپنے وقت پر طلوع وغروب ہونا تیرے ہی حکم کے تابع ہے۔سورۃ الرحمان میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''رحمان کے سوا کوئی نہیں جو انھیں تھامے ہوئے ہو۔وہی ہر چیز پر نگہبان ہے''

شاعر کہتا ہے کہ دن رات کا بدل بدل کر آنا اور جانا تیرے ہی حکم سے ہے۔ تیری بادشاہت زمین وآسمان پر ہے اے اللہ تیری بدولت ہی اس دنیا کی ہمیشہ رہنے والی بہار ہے۔شاعر نے اس دنیا کو ایک باغ سے تشبیہ دی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا رکھوالا ہے زمین اور آسمان میں اللہ ہی کی ہستی تمام اختیارات واقتدارات کی مالک ہے۔خلق اسی کی ہے۔نعمت اسی کی ہے۔اَمر اسی کا ہے۔اسی لیے قرآن میں ارشاد ہے:

''رات اور دن کو، چاند اور سورج کو تمھارے لیے مسخر کیا اور ستارے اسی کے حکم سے کام میں لگے ہوئے ہیں''

بقول شاعر:

رنگ تیرا چمن میں بُو تیری
خوب دیکھا تو باغباں تُو ہے

اللہ کی باغبانی اور پروردگی کے سبب اس دنیا میں بہار ہے۔شاعر نے دنیا کو باغ سے تشبیہ دی ہے اور اللہ تعالیٰ کو باغ کا باغباں کہا ہے۔شاعر کہتا ہے کہ چوں کہ اللہ کی ذات اس باغ کی نگہبانی اور باغبانی کر رہی ہے اس لیے یہ سدا بہار کھلا ہوا چمکتا ہوا پُر رونق ہے اور اس میں موسم کوئی ہی کیوں نہ ہو انسانوں چرندوں پرندوں اور نباتات کے سبب ہمیشہ ہرا بھرا رہتا ہے۔ہر موسم کے پھل اپنے اثرات، اپنے خصائص لیے ہوئے ہیں۔یوں یہاں ہر موسم میں بہار کی کیفیت رہتی ہے اور یہ سب اس لیے ہے کہ یہاں کا باغباں خالق کائنات ہے۔

☆☆☆☆☆

شعر3 10701003

زمین پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اس کی قدرت کے
بچھائے ہیں اسی داتا نے دسترخوان نعمت کے

مفہوم: زمین پر ہر طرف اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے اور وہی تمام مخلوقات کا رازق ہے۔

تشریح: حفیظ جالندھری اُردو کے عظیم نظم گو شاعر تھے۔ زبان کی سادگی، سوز وگداز اور موسیقیت ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ان کا حمد یہ کلام عشق حقیقی سے لبریز ہے۔ زیرِ تشریح شعر میں وہ خدائے بزرگ وبرتر کے حضور حمد سرا ہو کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب ظاہروں سے بڑھ کر ظاہر ہے کیوں کہ دنیا میں جو کچھ بھی ظہور ہے اسی کی صفات، اسی کے افعال اور اسی کے نور کا ظہور ہے۔اس زمین پر بسنے والی ہر چیز اس بات کی گواہ ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض (النور:35)

''اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے زمین پر انسان کے لیے طرح طرح کی نعمتیں اتاری ہیں۔ ان سب چیزوں سے اللہ کی قدرت ظاہر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ سب نعمتیں انسانوں کے لیے پیدا کی ہیں۔ اسی نے انسان کے کھانے اور پینے کا نظام ترتیب دیا ہے۔ وہی سب کو روزی دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور زمین میں بھی نشانیاں ہیں یقین والوں کے لیے اور خود تمھارے نفسوں میں بھی،
کیا تم دیکھتے نہیں اور آسمانوں میں تمھاری روزی بھی ہے'' (الذاریات:21-20)

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ضروریات اور حاجات پوری کرنے کا ذمہ اٹھا رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ان گنت ہیں۔ چہار سو اس کی نعمتوں کے ذخائر ہیں۔ ہماری تخلیق، چرند، پرند، نباتات جن سے ہم طرح طرح کے فوائد حاصل کرتے ہیں، اس کے پیدا کردہ ہیں۔ بدلتے موسم، مختلف ذائقوں کے لذیذ پھل، مختلف رنگ و بو کے پھول، طرح طرح کا اناج، چوپائے جن سے ہم بار برداری اور گوشت و دودھ حاصل کرتے ہیں اور پُر رونق فضائیں سب اللہ کی نعمتیں ہیں جو انسانوں کے لیے پیدا کی گئی ہیں۔

پہنچتا ہے ہر اک مے کش کے آگے دورِ جام اُس کا
کسی کو تشنہ لب رکھتا نہیں ہے لطفِ عام اُس کا

☆☆☆☆☆

10701004

شعر 4 (بورڈ 2018,19,23ء)

یہ سرد و گرم ، خشک و تر ، اجالا اور تاریکی
نظر آتی ہے سب میں شان اسی کی ذاتِ باری کی

مفہوم:

موسموں کے تغیر و تبدل، روشنی اور اندھیرے، خشکی اور تری میں اللہ کی شان نظر آتی ہے۔

تشریح:

حفیظ جالندھری اُردو کے بلند پایہ نظم گو شاعر تھے۔ زبان کی سادگی، سوز و گداز اور موسیقیت ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ ان کا حمد یہ کلام عشق حقیقی سے لبریز ہے۔ زیرِ تشریح شعر میں وہ خدائے بزرگ و برتر کے حضور حمد سرا ہو کر کہتے ہیں کہ کائنات کی ہر شے میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ سردی، گرمی، بہار، خزاں ہر خشک اور گیلی چیز، روشنی اور اندھیرے میں اسی کی نشانیاں ہیں۔ انسان اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جاننا چاہے تو کائنات کی ہر چیز اس ذات کے بارے میں آگاہی دے گی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

یدبر الامر من السماء الی الارض (السجدہ:5)

''آسمان سے زمین تک وہی ہر کام کی تدبیر کرتا ہے''

اللہ تعالیٰ نے مختلف موسم بنائے جو بدل بدل کر آتے اور جاتے ہیں۔ اسی طرح گردش لیل و نہار بھی اسی کے تصرف میں ہے۔ حدیثِ قدسی ہے کہ:

''تمام معاملات میرے ہاتھ میں ہیں۔ میں ہی لیل و نہار کو گردش دیتا ہوں'' (متفق علیہ)

دوسرے زاویے سے دیکھا جائے تو اس شعر میں علامتی طور پر انسان کو درپیش مختلف حالات کی طرف بھی اشارہ ہے جس کا انسان سامنا کرتا رہتا ہے۔ کبھی خوشی کبھی غم۔ انسانی زندگی میں اچھے بُرے حالات آتے ہیں۔ یہ سب حالات اللہ کے پیدا کردہ ہیں۔

''اور تم پر جو مصیبت آتی ہے وہ لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے'' (الحدید:22)

اللہ تعالیٰ تنگی و کشادگی سے اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے، کبھی دکھ دے کر کبھی خوشی دے کر، کبھی اولاد کی اور کبھی دولت کی کمی و بیشی سے تاکہ انسان پورا اترے اور اخروی نجات حاصل کرے۔ یوں ان سب میں اللہ تعالیٰ کی قدرت دکھائی دیتی ہے۔

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب

کون لایا کھینچ کر پچھّم سے بادِ ساز گار
خاک یہ کس کی ہے، کس کا ہے یہ نورِ آفتاب
کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب
موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب

(اقبالؒ)

☆☆☆☆☆

شعر5 وہی ہے کائنات اور اس کی مخلوقات کا خالق
نباتات و جمادات اور حیوانات کا خالق

10701005
(بورڈ 2017ء)

مفہوم:

کائنات اور اس کی مخلوقات، پودے، درخت، معدنیات اور حیوانات کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

تشریح:

حفیظ جالندھری اُردو کے بلند پایہ نظم گو شاعر تھے۔ زبان کی سادگی، سوز و گداز اور موسیقیت ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ ان کا حمد یہ کلام عشق حقیقی سے لبریز ہے۔ زیرِ تشریح شعر میں وہ خدائے بزرگ و برتر کے حضور حمد سرا ہو کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس ساری دنیا کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس دنیا کی تمام مخلوقات بھی اسی نے پیدا کی ہیں۔ وہ سب کا خالق و مالک ہے۔ کائنات کے تمام اختیارات اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ خلق اسی کی ہے۔ نعمت اسی کی ہے۔ سورۃ الحجر میں ارشاد ہے:

''یقیناً تمھارا رب سب کا خالق ہے'' (الحجر:86)

شاعر یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کا خالق ہے۔ وہ چیز جاندار ہو یا بے جان، پہاڑ ہوں یا دریا، پودے ہوں یا درخت یا چرند پرند۔ اللہ تعالیٰ ہی سب کو پیدا کرنے والا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وله مافی السموات والارض کل له قانتون (البقرۃ: 116)

''زمین اور آسمانوں میں جو بھی ہیں اس کے مملوک ہیں، سب اس کے تابع فرمان ہیں''

دنیا کی ہر شے اسی کے بنانے سے بنی ہے۔ انسان، حیوان، نباتات، جمادات، ہوا، پانی، روشنی ہر ایک چیز کو اس نے وہ صورتِ خاص عطا کی ہے جو اسے کائنات میں اپنے حصّہ کا کام ٹھیک انجام دینے کے لیے مطلوب ہے۔

و کان اللّٰہ بکل شیی محیطا (النساء:126)

''اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر محیط ہے''

اللہ تعالیٰ تمام جہانوں اور ان میں موجود تمام فطری اشیا کا خالق ہے۔ ''اور یہ زمین اور آسماں باہم ملے ہوئے تھے، ہم نے انھیں جدا کر دیا، آسمان سے پانی برسایا اور ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا'' (الانبیاء:30)

کائنات کی تخلیق کے بعد انواع و اقسام کی مخلوقات کی تخلیق ہوئی اور پھر اشرف المخلوقات انسان کی جسے اللہ نے کھنکھناتی مٹی سے پیدا فرمایا۔ انواع و اقسام کے پھل دار اور پھول دار پودے، سایہ دار درخت اور طرح طرح کے جانور جن میں بعض سے گوشت اور دودھ حاصل ہوتا ہے اور بعض سے ہم کام لیتے ہیں۔ پہاڑ اور پہاڑی وادیاں جو اپنی خوبیاں انسانوں پر عیاں کیے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں۔

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب
کس نے بھردی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب
موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب
(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

☆☆☆☆☆

شعر 6 (بورڈ 2020ء) 10701006

وہی خالق ہے دل کا اور دل کے نیک ارادوں کا
وہی مالک ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا

مفہوم:
انسان کے دل اور اس کے ارادوں کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا مالک وہی ہے۔

تشریح:
حفیظ جالندھری اُردو کے بلند پایہ نظم گو شاعر تھے۔ زبان کی سادگی، سوز و گداز اور موسیقیت ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ ان کا حمدیہ کلام عشق حقیقی سے لبریز ہے۔ زیرِ تشریح شعر میں وہ خدائے بزرگ و برتر کے حضور حمد سرا ہو کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر ارادے سے واقف ہے۔ ہمارے دلوں میں جو خیال پیدا ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی پیدا ہوتا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے:

واعلمو ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ (الانفال:24)

" اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے"۔ شاعر کہتا ہے کہ اگر ہم دل میں کسی نیک کام کا ارادہ کریں تو جان لینا چاہیے کہ اس نیک کام کی تحریک اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور علم نے انسان کو اندر اور باہر سے گھیر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف ہمارا مالک ہے بلکہ ہمارے آباؤ اجداد اور بزرگ بھی اسی کے بندے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ سورۃ البقرہ میں اسی لیے ارشاد ہے کہ:

"اے لوگو! بندگی کرو اپنے اس رب کی جس نے تم کو بھی پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں"

☆☆☆☆☆

شعر 7 10701007

بشر کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے
محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام پر شیدا کیا جس نے

مفہوم:
اللہ نے انسان کو اسلام کی فطرت پر پیدا کر کے اس کے دل میں محمد رَّسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر قربان ہونے کا جذبہ عطا کیا۔

تشریح:
حفیظ جالندھری اُردو کے بلند پایہ نظم گو شاعر تھے۔ زبان کی سادگی، سوز و گداز اور موسیقیت ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ ان کا حمدیہ کلام عشق حقیقی سے لبریز ہے۔ زیرِ تشریح شعر میں وہ خدائے بزرگ و برتر کے حضور حمد سرا ہو کر کہتے ہیں کہ وہ خدائے بزرگ و برتر ہی ہے جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اسے اسلام کے اصولوں پر چلنا سکھایا۔ کائنات کے اسرار و رموز سے واقفیت دلائی۔ انسان اس کے بتائے ہوئے راستوں پر چلتا ہے اور زندگی سے لطف اٹھاتا ہے۔ اسی لیے اس نے سورۃ آلِ عمران میں یہ دعا سکھا دی کہ:

"پروردگار جب تو ہمیں سیدھے راستے پر لگا چکا ہے تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دینا۔"

اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انسان کو فطرتِ اسلام پر پیدا کرتا ہے، کائنات کے ہر فرد کا فطری مذہب اسلام ہی ہے کیوں کہ

ان الدین عنداللہ الاسلام

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے"۔ (آلِ عمران:19)

اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات محمد رَّسُولُ اللہِ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ کے لیے تخلیق کی ہے اور اللہ نے انسان کو محمد رَّسُولُ اللہِ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ کا شیدائی بنایا۔ انسان آپ ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ کیوں کہ یہ کائنات انھی کے لیے ہے۔ محمد رَّسُولُ اللہِ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ سے محبت ہی ایمان کی تکمیل اور اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے۔

یہ کائنات سرورِ کون و مکاں ﷺ کے لیے تخلیق ہوئی۔ انھیں انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ وہی جنھوں نے متضاد سرکش قبائل کو بھائی بھائی بنا دیا۔ عورت کو ماں، بہن، بیوی، بیٹی کی حیثیت سے عزت دی۔ انسانوں کو انسانی غلامی سے آزادی دلائی اور نسل در نسل سود خوروں کی غلامی سے بچایا۔ جس نے یتیموں، بیواؤں اور بے کسوں کی دستگیری کی۔ اسی لیے ایک عالم حضور ﷺ کا شیدائی ہے اور ان کے لائے ہوئے پیغام اسلام کا پیروکار ہے۔ یہ عین مشیت ایزدی ہے۔ فرمانِ خدا ہے:

''اگر تمھیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو میرے رسول ﷺ کی اطاعت کرو''

یہی وجہ ہے کہ انسان جو اصول فطرت کو پسند کرتا ہے دینِ فطرت لانے والے محمد رَّسُولُ اللہِ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ کا شیدائی ہے اور ان سے عشق رکھتا ہے۔ ان کا شیدا ہو کر ہی بشر دنیوی و اخروی نجات حاصل کر سکتا ہے۔

محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے

☆☆☆☆☆

کثیر الانتخابی سوالات

☆ **سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

1۔ محمد حفیظ جالندھری کہاں پیدا ہوئے؟ 10701008

(A) امرتسر (B) جالندھر (C) پٹیالہ (D) مدراس

2۔ حفیظ جالندھری نے کس کی شاگردی اختیار کی؟ 10701009

(A) مولانا محمد حسین آزاد (B) مولانا شبلی نعمانی (C) مولانا غلام قادر گرامی (D) مولوی عبدالحق

3۔ حفیظ جالندھری کا انتقال کہاں ہوا؟ 10701010

(A) لاہور (B) کراچی (C) دہلی (D) جالندھر

4۔ حفیظ جالندھری کا سن ولادت ہے: 10701011

(A) 1900ء (B) 1901ء (C) 1902ء (D) 1903ء

5۔ حفیظ جالندھری کا سن وفات ہے؟ 10701012

(A) 1980ء (B) 1981ء (C) 1982ء (D) 1983ء

6۔ حفیظ جالندھری کا مزار کہاں واقع ہے؟ 10701013

(A) گلشن پارک (B) اقبال پارک (C) جناح پارک (D) جیلانی پارک

7۔ حفیظ جالندھری کی باعث فخر تخلیق ہے: 10701014

(A) قومی ترانہ (B) قومی نظمیں (C) گیت (D) غزل

8۔ شاہ نامہ اسلام کس کی تخلیق ہے؟ 10701015

(A) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ (B) مولانا حالی رحمۃ اللہ علیہ (C) حفیظ جالندھری (D) مرزا غالب

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	B	**2**	C	**3**	A	**4**	A
5	C	**6**	B	**7**	A	**8**	C

مشق

ا۔ سوالات کے مختصر جوابات:۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات کون سا ایک لفظ کہہ کر بنائی ہے؟ (بورڈ 2023ء) 10701016

جواب: اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات ''کُن'' کہہ کر بنائی ہے۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے انسان کو کن نعمتوں سے نوازا ہے؟ چند ایک تحریر کیجیے۔ (بورڈ 2018ء) 10701017

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ پاؤں اور جسمانی نعمتوں کے علاوہ کھانے، پینے اور رہنے کی نعمتوں سے نوازا ہے۔ پھل، اناج، زمین، آگ، پانی اور سمندر اس کی نعمتیں ہیں۔

(ج) اُجالے اندھیرے اور خشک و تر کس کے مظاہر ہیں؟ 10701018

جواب: اجالے اندھیرے اور خشک و تر اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان کے مظاہر ہیں۔

(د) حمد میں خالق کی کن مخلوقات کا ذکر کیا گیا ہے؟ (بورڈ 2016ء) (بورڈ 2017ء) 10701019

جواب: حمد میں نباتات، جمادات، حیوانات اور کائنات کی ہر چیز کا خالق اللہ کو کہا گیا ہے۔

(ہ) اس نظم ''حمد'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔ (بورڈ 2015ء) 10701020

جواب: خلاصہ:

حفیظ جالندھری کا شمار اردو کے مشہور نظم گو شعرا میں ہوتا ہے۔ نظم حمد میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کی تعریف بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حرفِ کن سے یہ کائنات تخلیق کی اور اس میں انسانوں، جانوروں اور پودوں کو پیدا کر کے رونق پیدا کر دی۔ اس کائنات کا نظام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ موسموں کا بدلنا، نعمتوں کی فراوانی، نباتات، حیوانات، سب چیزوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے انسان کو نیک فطرت پر پیدا کیا اور حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے نام پر نثار ہونے کا جذبہ دلوں میں پیدا کیا۔

سوال: **شاعر کو ''حمد'' میں سردی، گرمی، دن، رات کی تبدیلی میں کیا محسوس ہوتا ہے؟** (بورڈ 2022ء) 10701020(a)

جواب: شاعر کو ان سب میں اللہ تعالیٰ کی ذاتِ باری کی شان نظر آتی ہے۔

س۔ انسان کو کس فطرت پر پیدا کیا گیا ہے؟ 10701020(b)

جواب: انسان کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا گیا ہے۔

۲۔ الفاظ سے مصرعے مکمل کریں۔ 10701021

ا۔ نظام آسمانی ہے اسی کی حکمرانی سے۔

۲۔ زمین پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اس کی قدرت کے۔

۳۔ وہی ہے کائنات اور اس کی مخلوقات کا خالق۔

۴۔ بشر کو فطرت اسلام پر پیدا کیا جس نے۔

۳۔ نظم ''حمد'' کے متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) نظم ''حمد'' کس شاعر کی تخلیق ہے؟ (بورڈ 2023ء) 10701022

(i) احسان دانش (ii) جمیل الدین عالیؔ
(iii) ✓ حفیظؔ جالندھری (iv) جوشؔ ملیح آبادی

(ب) کائنات کا وجود اللہ تعالیٰ کے: 10701023

(i) احکامات کا نتیجہ ہے (ii) چاہنے کا نتیجہ ہے
(iii) ✓ حرفِ کُن کا نتیجہ ہے (iv) ان سب کا

(ج) نظامِ آسمانی اور بہارِ جاودانی میں کون سی بات مشترک ہے؟ (بورڈ 2018ء) 10701024

(i) ✓ خالق ایک ہے/قافیہ ایک ہے (ii) ردیف ایک ہے
(iii) دونوں کائنات کا حصہ ہیں (iv) ایک ہی نظام کے عناصر ہیں

(د) یہ عالم اللہ تعالیٰ نے کس چیز سے بھر دیا ہے؟ 10701025

(i) رنگ و بُو سے (ii) مخلوقات سے
(iii) جمادات و نباتات سے (iv) ✓ ان سب سے

(ہ) ذاتِ باری تعالیٰ کی شان کہاں نظر آتی ہے؟ (بورڈ 2018ء) (بورڈ 2015ء) 10701026

(i) سرد و گرم میں (ii) خشک و تر میں
(iii) اُجالے اور تاریکی میں (iv) ✓ ان سب میں

(و) اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرتِ اسلام پر پیدا کر کے کون سا اور احسان کیا؟ 10701027

(i) رزق و صحت دی (ii) یہ سب کچھ دیا
(iii) ✓ اسمِ محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کا شیدا کیا (iv) عقل و شعور کی دولت دی

۴۔ کالم (الف) کے الفاظ کالم (ب) سے ملائیں: 10701028

جواب:

نمبر شمار	کالم الف	کالم ب
۱۔	ایک حرفِ کُن	عالم کا پیدا ہونا
۲۔	بہارِ جاودانی	باغبانی سے
۳۔	بشر کا پیدا ہونا	فطرتِ اسلام
۴۔	کائنات	خالق
۵۔	بچھائے	دستر خوانِ نعمت

10701029

۵۔ درجِ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

جواب:

نمبر شمار	الفاظ	متضاد
۱۔	شمس	قمر
۲۔	سرد	گرم
۳۔	تر	خشک
۴۔	تاریکی	اجالا
۵۔	خالق	مخلوق
۶۔	ثابت	سیارہ

۶۔ درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں۔

حرفِ کُن ، صدائے ہاؤ ہُو ، کشاکش ، بہارِ جاودانی ، جلوہ آرا ، جمادات ، بشَر

جواب: دیکھیے مشکل الفاظ کے معانی۔

۷۔ حمد کے مطابق الفاظ کو ترتیب دے کر مصرعے بنائیں:

(الف) قدرت، اس کی، جلوہ آرا، زمیں پر، ہیں، مظاہر، کے

(ب) کا، خالق، نباتات و جمادات، حیوانات، اور

(ج) سے، نظامِ آسمانی، حکمرانی، اسی کی، ہے

(د) جس نے، بشر کو، پیدا کیا، فطرتِ اسلام پر

(ہ) باپ دادوں، کا، ہمارا، وہی مالک، اور، ہمارے

جواب۔

(الف) زمیں پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اُس کی قدرت کے۔

(ب) نباتات و جمادات اور حیوانات کا خالق۔

(ج) نظامِ آسمانی ہے اُسی کی حکمرانی سے۔

(د) بشر کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے۔

(ہ) وہی مالک ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا۔

10701030

۸۔ حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

جواب: دیکھیے مختصر جواب (ہ)۔

10701031

۹۔ حمد کے ہر شعر میں ہم آواز الفاظ موجود ہیں، ان کی نشان دہی کیجیے:

جواب: (کر، بھر) (حکمرانی، باغبانی) (قدرت، نعمت) (تاریکی، باری کی)

(مخلوقات، حیوانات) (ارادوں، دادوں) (پیدا، شیدا)

10701032

۱۰۔ درجِ ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے:

جواب: حَرفِ کُن ، جَمادَات ، نَباتات ، بَشَر ، نِعمَت

10701033

۱۱۔ حمد کے تیسرے اور چوتھے شعر کی تشریح کیجیے۔

جواب: دیکھیے تشریح۔

نظم:

نظم کے لغوی معنی تنظیم اور ترتیب کے ہیں۔ عام مفہوم کے مطابق تو ہر کلامِ منظوم نظم ہے لیکن اصطلاحِ سخن میں نظم ایسی مسلسل اور مربوط

صِنف ہے جس کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے۔ شاعر اسی مرکزی خیال کو ذہن میں رکھ کر داخلی اور خارجی تاثرات قلم بند کرتا ہے۔ نظم کے لیے ہئیت اور موضوع کی کوئی پابندی نہیں۔ پوری نظم ایک وزن میں ہوتی ہے اور اس میں قوافی کا ایک معین نظام ہوتا ہے۔ اُردو شاعری کو محمد حسین آزاد، مولانا حالی، اقبال رحمۃ اللہ علیہ، جوش ملیح آبادی، حفیظ جالندھری، ظفر علی خان، احسان دانش اور فیض احمد فیض نے نظم کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔

غزل:

غزل عربی لفظ ہے لیکن اس صنفِ سخن کو ایرانیوں نے رائج کیا۔ غزل کے لغوی معنی عورتوں سے یا عورتوں کے بارے میں باتیں کرنا، کے ہیں۔ ہرن جب خوف زدہ ہو کر دردناک چیخ مارتا ہے تو اُسے بھی غزل کہتے ہیں۔ اگرچہ غزل بھی نظم ہی ہوتی ہے لیکن اصطلاح میں غزل شاعری کی وہ قدیم قسم ہے جس میں حسن و عشق کی مختلف کیفیات کا ذکر درد و سوز سے کیا جاتا ہے۔ یہ شاعر کی داخلی کیفیات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ اب غزل کے موضوعات میں اتنی وسعت آ چکی ہے کہ مضامین کے اعتبار سے یہ انسانی زندگی کے جملہ پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔

غزل کا ہر شعر ایک اکائی ہوتا ہے اور پوری غزل ایک بحر میں ہوتی ہے۔ اس کے مطلع کے دونوں مصرعے ہم ردیف و ہم قافیہ جب کہ دیگر اشعار کا ہر دوسرا مصرع ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتا ہے۔ میر تقی میر، اسد اللہ خاں غالب، داغ دہلوی اور فیض احمد فیض کے علاوہ بھی بہت سے نمایاں غزل گو شعرا ہیں۔

نظم اور غزل میں فرق:

غزل بنیادی طور پر تو نظم ہی ہے البتہ معروف معنوں میں نظم کے اشعار مرکزی خیال کے مطابق ایک ترتیب میں ہوتے ہیں جب کہ غزل کا ہر شعر الگ اکائی ہوتا ہے۔ غزل کے ہر شعر کا الگ مفہوم ہو سکتا ہے۔ جو سوز و گداز غزل کا لازمہ ہے وہ نظم کا نہیں ہے اور جو شکوہِ لفظی نظم میں ممکن ہے، وہ غزل میں نہیں۔